نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلامحصول عیعہ

قیمت سالیانہ معہ محصول ؏

نمبر ۴ جلد ۸ | لودیانہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل از رُوڑکی

بلبل ہو عندلیب جو گلزار کی طرف۔
ہر شیفتہ یہہ دل ہے اسی یار کیطرف
آنکھیں لگی ہیں اُسکے ہی دربار کیطرف۔
مطلق نظر نہیں ہے مجھے گھربار کی طرف
آتی نظر ہے آئینہ دل میں شبیہ یار۔
کیا کام دیکھوں پھر بت عیار کیطرف
عیسیٰ ہے نام اُس میرے دلدار کا سنو۔
دیکھا ہے جسنے مجھ سے گنہگار کیطرف
تھا دم یہہ کوئی دم کا ہی قالب میں دوستو۔
آیا نہ عیسیٰ مجھ سے جو بیمار کی طرف
لاکھوں خریدے جسنے بہا اپنے تن کا خون۔
جاؤں نہ کیوں میں ایسے خریدار کیطرف
کیا کام گر فدا کوئی چاہے کسی پہ ہو۔
گل مبتلا ہے اپنے ہی دلدار کی طرف

نورافشاں

افغانستان اور ترکمان

گیہوں کے ساتھ گھن پس رہا ہے

سعدی کا مشہور مقولہ زبان زد خاص عام ہے کہ

چو وزدان بہم باک دارند و بیم
رود درمیان کاروان سلیم

اور ہم اس شعر کو یوں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دو سلطان بہم باک دارند و بیم — رود درمیان کاروان سلیم

کاروان سلیم کمزور سلطنت کی تمثال ہے ترکوں کی سلطنت اسی طرح بہت مدت سے بنی بنائی چلی آتی ہے کہ سلاطین یورپ میں اُسکے برخلاف کبھی کوئی عام اتفاق نہیں ہوا ہے ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ سلطنت ابتک قایم رہتی ✥ لیکن افسوس ہے کہ افغانوں اور ترکمانوں کی قسمت ایسی اچھی نہ ہوئی جیسی ٹرکی کے ترکوں کی قسمت تھی افغانوں اور ترکمانونکا ملک انگریزوں اور روسیوں کی باہمی لاگ ڈانٹ میں بالکل تباہ ہورہا ہے ترکمانوں پر روسیوں نے اپنا آہنی پنجہ دراز کیا ہے افغانوں کا دم انگریزی توپوں اور سنگینوں نے ناک میں کر رکھا ہے پٹھان بھاگ بھاگ کر انگریزوں کے برخلاف روسیوں سے طالب امداد ہیں خیوا کا خان انگریزوں کے پاس اپنی سفارت اس مقصد سے روانہ کرتا ہے کہ وہ اُسکو روسیوںکی دست برد سے بچاویں دو بڑے بڑے شاطروں میں بازی جتی ہوئی ہے افغان اور ترکمان جو بیچ میں آگئے ہیں مُفت میں کٹ رہے ہیں ۔ یہہ کس کی مجال ہے جو کہے کہ

انگریزی لشکر کشی افغانستان پر بلا وجہ صحیح ہوئی آنکھوں دیکھتی ہوئی بات ہی کہ امیر شیر علیخان نے تمام حقوق معرفت اور اُن تمام احسانات کے برخلاف جو انگریزی گورنمنٹ کی طرفسے افغانستان پر تھی روسیوں کی سفارت کو قبول کیا اور انگریزی سفارت کے قبول کرنے سے انکار کیا یہہ ایک ایسی توہین تھی کہ اگر فی الفور اُسکا تدارک نہ کیا جاتا تو ہندوستانیوں کی نظر میں انگریزوں کی وقعت کم ہو جاتی پس انگریزی گورنمنٹ پر تو فرض ہو گیا تھا کہ اس توہین کا عیوض تلوار سے اور آگ سے لے چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا لیکن ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ یہہ کیوں ہوا جواب وہی ہی جو ہم اوپر بیان کر آئے کہ انگریزوں اور روسیوں کی باہمی لاگ ڈانٹ گونگ ٹیپ میں جو ایک بھاری زک روسیوں نے ترکمانوں سے پائی ہی اس کے بعد وہ کون ہی جو یہہ کہہ سکے گا کہ اب روسیوں کو سکوت کرنا چاہئے اور اپنی اس اہانت کا عیوض ترکمانوں سے نہ لینا چاہئے بلا شبہ اب روسی بہت بھاری قوت کے ساتھ بڑہینگے اور بظاہر حال وہ ترکمانوں کا قلع قمع کر کے اپنے شکست یافتہ عظمت و جلال کو پھر از سر نو قایم کرینگے خان مرو کی نسبت روسیوں کو ابھی سے یہہ شکایت ہی کہ گونگ ٹیپ میں خان کا بیٹا اور اُسکے سوار موجود تھے پس وہ خان کو کب بیداغ چھوڑینگے اور اگر خدانخواستہ اُنکا قابو چلا تو اس سفارت کا مزا خان کو ایسا ہی چکھاوینگے جیسا برٹش گورنمنٹ نے افغانوں کو روسی سفارت کا مزا چکھایا۔ اگر انگریزوں اور روسیوں میں قلبی صفائی ہوتی تو یہہ روز بد افغانوں اور ترکمانوں کے لئے ہرگز پیش نہ آتا افغانستان اور ترکمانوں کا ملک دونوں سلطنتوں میں حد فاصل رہتا اُدھر افغانستان میں انگریزی رعب و داب اور اُدھر ترکمانوں پر روسیوں کا جلال و جبروت قایم رہتا۔ افغان میں یا ترکمان آتنی سکت کسی میں بھی نہیں ہی کہ بلا معاونت کسی بڑی سلطنت کے ان دو بزرگ سلطنتوں میں سے کسی کا مقابلہ زیادہ عرصہ تک کامیابی کے ساتھ کر سکیں غلامی دونوں کے سر پر کھیل رہی ہی۔ افغان انگریزوں کے آگے گردن تسلیم خم کئے بغیر نجات نہ پاوینگے۔ ترکمان روسیوں کا غاشیہ اطاعت اپنی دوش پر لینگے یہہ نتایج ایک نہ ایک دن ضرور ظاہر ہو کر رہینگے اگر ابھی سے افغانوں اور ترکمانوں کو یہہ یقین ہو جاوے کہ انگریزوں اور روسیوں میں باہم صفائی ہی تو اسوقت سارا مطلع صاف ہو جاتا ہی انگریز آج اپنی فوجیں کابل سے واپس کر لینے پر آمادہ ہو جاویں کیونکہ پھر کوئی خطرہ اُنکو باقی نہ رہیگا۔ آج جو خطرہ پیش ہی وہ یہی ہی کہ اگر اس موجودہ حالت میں افغانستان سے انگریزی فوج بلا اطمینان آیندہ واپس لیجاوے تو تمام افغانستان روسی حکمت عملیوں کا تختہ مشق ہو جاوے گا اور یہہ کسی طرح مناسب نہیں ہی خلاصہ یہہ ہی کہ تمام خونریزی جسقدر اسوقت تک ہوئی اور جو تکلیفیں فوجوں کو لاحق ہوئیں اور جسقدر روپیہ خرچ پڑا وہ نہ ہندوستان کی کسی کارروائی سے متعلق ہی نہ افغانستان کی وہ صرف اُن باہمی رنجشوں کا نتیجہ ہی جو لنڈن اور سینٹ پیٹرز برگ کے درباروں میں چلی آتی ہیں خداوند ان باہمی اختلافوں کو باحسن وجوہ دور کرے اور اپنے بندوں کو حوادث زمانہ سے اپنی حفظ و امان میں رکھے +

ترویج تعلیم نسوان بمقام پٹیالہ

—— ہم نہایت خوشی سے یہہ خبر درج اخبار کرتے ہیں کہ پٹیالہ میں بھی تعلیم نسوان کے لئے بندوبست ہو رہا ہی چنانچہ صاحب پٹیالہ اخبار فرماتے ہیں کہ ۳۱ دسمبر ۱۸۷۹ع کو بوقت دو پہر ایک عظیم الشان جلسہ جسمیں علاوہ کل افسروں و منیجروں و معلموں او نہدہ تون سررشتہ تعلیم و عماید و چودھریان و سربرآوردگان شہر کے اکثر عہدہ داران سول ملازمان ریاست پٹیالہ بھی شریک تھے حسب ایماے کونسل آف ریجنسی پٹیالہ بغرض قایمی زنانہ مدرسوں کے مکان مہندر کالج میں منعقد ہوا۔ او جناب سردار جوالا سنگھ صاحب ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم نے جو صدر انجمن جلسہ مذکور تھے حاضرین جلسہ سے مخاطب ہو کر ایک پُر تاثیر تقریر فرمائی جسکا خلاصہ یہہ ہی +

ای سرفراز چودھریان شہر پٹیالہ میں اسوقت اسبات کو بڑی خوشی سے بیان کرتا ہوں کہ عالی جناب سردار دیوا سنگھ صاحب بہادر پریزیڈنٹ و جناب چودھری جبرت رام صاحب بہادر و جناب محمد ناصر خان صاحب بہادر ممبران کونسل آف ریجنسی پٹیالہ نے اس ریاست میں بنظر ترقیات مقاصد علمی عوام الناس کے تعلیم نسوان کے مدرسے قایم کئے جانیکی بابت حکم صادر فرمایا ہی۔ اُن مدرسوں میں جنکو سرکار حضور مہاراجہ صاحب مہندر بہادر سُرگباشی نے تعلیم اطفال اپنی عزیز رعایا کے لئے قایم کیا تھا اب چار ہزار سے زیادہ طالبعلم اس علاقہ کے تعلیم پاتے ہیں اور آیندہ کو اس تعداد میں بڑی ترقی کی اُمید ہی اور چونکہ آپ سب صاحب اُن فواید سے جو اس سررشتہ تعلیم سے عام لوگونکو حاصل ہوئے ہیں بخوبی واقف ہیں اسلئے وہ اس موقع پر محتاج بیان نہیں۔ لیکن ابتک اس ریاست میں کوئی مدرسہ تعلیم لڑکیوں کے لئے مقرر نہیں ہوا تھا اور چونکہ ہندوستان کے اکثر اضلاع اور شہروں میں ایسے مدرسہ جات عرصہ سے قایم ہیں اسلئے کونسل آف ریجنسی نے براہ مزید عنایات حاکمانہ توجہ فرمائی ہی تاکہ آپ صاحبان جو رعایاے عزیز سرکار حضور مہاراجہ صاحب مہندر بہادر کے ہیں فواید علمی میں کسی دوسرے شہر یا ملک سے کم درجہ اور کم رتبہ نرہیں +

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

معجزے اور پیشین گوئیاں

۱- پیدایش کا بیان خاص کر آدم کی پیدایش کا حقیقت حال توریت میں لکھا ہی لیکن یہودیوں نے اپنے تالمود یعنے حدیث میں آدم کی پیدایش کی بابت بہت سے قصے کہانی لکھے کہ کس طرح خدا نے اُسے مٹی سے بنایا اور کتنا لمبا چوڑا اُسے پیدا کیا یہہ سب باتیں قرآن اور اُس کی تفسیر میں لکھی گئیں اور محمدیوں کے درمیان جاری ہیں +

۲- نوح اور طوفان کا احوال بھی حقیقت کے ساتھ توریت میں مندرج ہی مگر یہودیوں کے مفسرین نے بہت سی بیہودہ باتیں قصہ کہانی کے طور پر اُس کی بابت لکھی ہیں جیسے طوفان کے وقت پانی تنور سے نکلا اور یہی قصے قرآن و حدیث میں موجود ہیں +

۳- یوسف کا احوال اُس کا خاص بیان توریت میں مشہور ہی پر محمد صاحب نے اُس بیان کو چھوڑ کر یہودیوں کے قصے کہانی کو اختیار کیا لیکن کیا وہ قصے اعتبار کے لایق ہو سکتے ہیں کیا کوئی عورت اپنی بدکاری محفلوں میں ظاہر کرےگی جیسا لکھا کہ فوتی فار کی جورو نے کیا اور ایسی بدکار عورت کے پاس کب بھلے آدمی کی عورتیں آوینگی اور جب کہ یوسف ایسے قصور کے لئے قید ہوا تھا تو پھر وہ محفل میں کس طرح آنے پایا +

موسیٰ کا احوال بھی کتاب مقدس میں درستی کے ساتھ موجود ہی اُسی کے مطابق یوسف نامے یہودیوں کے ایک تواریخ نویس نے بھی لکھا ہی لیکن محمد صاحب نے اُن دونوں کے برخلاف اُن قصوں کو جو قرآن میں ہیں توریت سے نہیں لیا بلکہ یہودیوں کے تالمود اور اور حدیثوں سے نکالا ہی خاص کر الخضر کا قصہ جس کے احوال کا بیان سورہ کہف میں ہی وہ تو لفظ لفظ یہودیوں کی حدیث سے لیا ہی لیکن ہر ایک جانتا ہی کہ وہ نرا قصہ ہی حقیقت میں واقع نہیں ہوا +

۵- سلیمان کی بابت بھی اچھی طرح سلاطین کی کتاب میں مندرج ہی وہاں اُس کی حکمت اور اُس کا کام یعنے یہہ کہ اُس نے ہیکل کو کس کے وسیلے اور کس طرح کا بنایا اور اُس کی دعا بھی جو اُس نے ہیکل کے تیار ہونے کے بعد مانگی تھی اسلاطین کے ۸ باب میں لکھی ہی اُس کے مطابق یوسف تواریخ نویس نے بھی اپنی تواریخ میں لکھا لیکن محمد صاحب نے سلیمان کا احوال سلاطین کی کتاب سے جو سچی اور کلام الٰہی ہی انتخاب نہیں کیا بلکہ یہودیوں کے قصہ کہانی سے نکال کر اُن کے مطابق بیان کیا کہ چیونٹی نے سلیمان سے گفتگو کی اور یہہ کہ جنات اُسکے اختیار میں تھے سبا کی ملکہ کی بابت بھی ایسا بیان کیا ہی کہ جس سے پڑھنے والوں کو شرم آتی ہی پھر سلیمان کے مرنے کی بابت کہ ہیکل تیار ہونے کے ایک برس پہلے موا اور یہہ کہ اُس سے جنات نے فریب کھایا دیکھو سورہ سبا ۱۴ آیت یہہ سب باتیں یہودیونکی کتاب تالمود سے نکالی گئیں اور بالکل قصہ کہانی ہیں +

۶- خداوند عیسیٰ مسیح کی بابت صاف صاف انجیل میں مندرج ہی لیکن محمد صاحب نے اُن کتابوں کو چھوڑ کر قصہ کہانی اُس کی بابت بیان کیا چنانچہ مریم کا قصہ اور عیسیٰ مسیح کا احوال کہ کس طرح وہ ہنڈولے میں بولا مٹی کی چڑیا بنائیں اور یہودیوں کو بندر بنایا اور یہہ کہ وہ نہیں مارا گیا بلکہ دوسرا اُسکی عوض مصلوب ہوا یہہ باتیں اُس نے ناصریوں کے قصے سے نکالیں جن کو دو تین شخصوں نے مسیح کے پانچ چار سو برس بعد بنائے اور آج تک ہر ایک عیسائی اُسکو سوائے قصہ کے کچھ اور نہیں سمجھا +

۷- اور بہت باتیں ہیں جیسے فرشتوں کے پروں کی بابت مُردوں کی قبر میں سزا پانے اور قیامت اور پل صراط کی بابت یہہ سب باتیں تالمود کے قصے ہیں +

۸- بعضے سورہ اور بعضی باتوں کو محمد صاحب نے اپنے ذہن سے نکالا چنانچہ سورہ فصلت میں بہت سی باتیں بہشت اور دوزخ کی بابت لکھیں کیونکہ بہشت کا حقیقی بیان جیسا کہ انجیل میں موجود ہی شاید عرب کے لوگوں کو پسند نہ آتا +

۹- پھر سکندر کا قصہ کہ اُس نے سورج کو دلدل کی ندی میں ڈوبتے پایا اور اُس نے پیتل و لوہے کی بڑی بڑی دیواریں بنائیں تاکہ یاجوج و ماجوج نہ چڑھ آویں یہہ صرف قصہ کہانی ہی کیونکہ یونانی تواریخ نویسوں نے جو اسکندر کے ساتھ تھے کہیں اپنی کتابوں میں ایسا ماجرا نہیں لکھا ہی- اُن کتابوں سے ثابت ہی کہ سکندر اپنے ملک کو چھوڑ کر فارس پر چڑھ گیا اور دارا کو شکست دی اور جب وہ ملک اُس کے قبضے میں آگیا تو وہ اور پورب کی طرف جاکر کابل کی راہ سے لاہور میں آیا اور اُس کے لوگ دریائے انڈس کی راہ سے سمندر تک پہنچے پھر وہاں سے اپنی فوج سمیت بابل کو پھرا اور وہاں آکر شہوت میں ڈوب کر بتیس برس کا جوان مرگیا +

باقی آئندہ

منقولات

بقیہ ایمان فتحمند

گفتگو کا انجام

مضامین گذشتہ میں جو تاثیر پرسنا کے دل پر رام دیال کی باتونسے ہوئی سو صرف اُنسے جو شایع ہوئی ہیں ہوئی کیونکہ اُن مضامین میں اُس گفتگو کا پورا بیان نہ ہو سکا اور مذہب عیسوی کے ثبوت میں جو بات کی دلیل اور ظاہری دلیل موجود ہیں اُنکا بیان تو نہیں ہو سکا۔ لیکن جب ایسا عقلمند عالم صادق آدمی جیسا رام دیال تھا پکا ایمان لا کے سرگرمی اور محبت سے اپنے ایمان کا بیان کسی سے کرتا ہے تو اگر سننیوالے کا دل بھی دیندار اور سچا ہو تو ضرور اُس پر تاثیر ہو جائیگی۔ کیونکہ جو خداوند یسوع مسیح نے اپنے حقمیں کہا سو کچھ نہ کچھ اُس کے سچے شاگردوں کی بابت بھی ٹھیک ہے کہ تو کیا میں نے جنم پایا اور اس سبب سے دنیا میں آیا کہ سچائی پر گواہی دوں۔ اور ہر ایک شخص سچائی کا ہو سو میری باتیں سُنتا ہے +

جب گفتگو ہو رہی تھی تب نوا نے اپنے بھائی کو یاد دلایا کہ آج شام کو تمہارے سسر نے ہمارے یہاں آنے کو کہا تھا۔ اِتنی بات سُنتے ہی پرسنا نے رام دیال سے پوچھا کہ اب کتنے بجے ہیں۔ اور جب معلوم ہوا کہ نو بجنے پر ہیں تو دونوں بھائی کھڑے ہو پیار سے سلام کر کے رخصت ہونے پر تھے۔ لیکن پرسنا نے رام دیال کو ذرا ایک طرف بلا کے اُس سے کہا کہ مہربانی کر کے مجکو ایک بائبل یعنے مسیحی مذہب کی کتاب اودھار دیجئے۔ میں گھر میں اُسکو غور سے پڑھنے چاہتا ہوں + رام دیال نے کہا کہ کیا آپ نے ابتک اُس کتاب کو نہیں دیکھا ہے۔ اور کیا آپ اُسکو انگریزی یا بنگالی زبان میں چاہتے ہیں۔ جب پرسنا نے بنگالی کو کہا رام دیال نے اُسکو یہہ کہکے دیدیا کہ خدا آپکو سمجھ اور فضل بخشے کہ اسکو مناسب طور سے پڑھکے اچھی طرحسے سمجھ لیویں تب دونوں بھائی رخصت ہو اپنے گھر کو روانہ ہوئے +

جاتے جاتے وے دونوں دل میں الگ الگ طرح کا خیال اور غور کرتے تھے۔ پرسنا یوں سوچنے لگا کہ کیا برہمو سماج کا مت سچا ہو سکتا ہے۔ کیا اُسکی کوئی قایم بنیاد نہیں ہے۔ کیا اُسکی نصیحت ایسی نایقینی ہے۔ کیا اُسکے پیرو ذات دیو پوجا وغیرہ نامقبول رسموں اور دستوروں کو مانتے ہیں۔ کیا اُس میں گناہ کی معافی کے بھاری احوال کا کوئی ایسا کافی علاج ہے جس سے دلکو خاطر جمعی ہو سکے۔ پھر مسیحی دین میں جو کفارہ ہونے کی نصیحت ہے یہہ کیسی عجیب بات دکھلائی پڑتی ہے کہ خدا گنہگار لوگوں کی سزا ایک بے گناہ جان پر لگا دیوے کیا یہہ بیان سچا ہو سکتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہلاک ہونے والے گنہگاروں کی جگہہ پر مر بھی جاوے۔ ایسا پیار تو بیشک انسان کی سمجھ سے باہر ہے +

جب کہ پرسنا چپ چاپ ہو دل میں یہہ غور کر رہا تھا تب اُسکا بھائی نوا چنچل مزاج اور ہوس دل ہو بات چیت کے مطلب کو بھول کر رام دیال کے کپڑے کے نیا نمونہ پر سوچ کرتا تھا۔ جب دونوں بھائی گھر پر پہنچے تو اُنہوں نے دیکھا کہ شام کا کھانا تیار ہو چکا ہے اور ماں باپ اور نانی آپس میں بھاری مشورت کر رہے تھے۔ اُنکا باپ یہہ دیکھ رہا کہ یوں کہکے پہلے ہی بولا کہ ای پرسنا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے سسر بھی یہاں آئے تھے اور ہم تمہاری شادی کے متبرک ایام کی باتیں کر رہے تھے +

جاننا چاہیئے کہ پرسنا کی شادی کا بندوبست اُسوقت کے پانچ ایک برس پہلے ہو گیا تھا۔ اُس کے ماں باپ نے شادی کی ساری ترتیب کر رکھی تھی اور اُس نے صرف دو ایک دفعہ اپنی دلہن کو دیکھا بھی تھا۔ اُسکا نام کامنی تھا اور اُسوقت وہ اپنے باپ کے گھر میں رہتی تھی۔ وہ ایک خوبصورت چودہ برس کی لڑکی تھی لمبی اور سجیلی اُسکی بڑی کالی آنکھ اُنچا ماتھا لمبی چمکیلی بینی اور سر کے بال ایسے لمبے تھے کہ جب باندھے نہ گئے تھے تو پاؤں تک پہنچتے تھے۔ پرسنا نے اُسکی خوبصورتی کو خوشی سے دیکھا لیکن اُن دنوں میں کچھ آشنائی نہ تھی اور ایسی پیار کی سمبندھی جیسی جورو خصم کے بیچ ہونا چاہیئے پرسنا تو اُسکی انتظاری میں نہ تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کامنی اگرچہ لکھنا پڑھنا جانتی تھی تو بھی اپنے باپ کے گھر میں پردے میں رہ کے اِس سے باہر کسی چیز یا علم کا کچھ بھی نہیں جانتی تھی تو اُن دونوں میں کیا میل یا یگانگی ہو سکتی تھی۔ پھر کامنی باپ دادوں کے مذہب پر پکا ایمان رکھتی تھی اور رامایں اور مہابھارت کو بھی بہت پڑھتی تھی۔ تو سبب اِسکے پرسنا اپنی شادی کی بابت بفکر کم شوق اور غافل تھا اور اُسوقت اپنے سسر کے آنے کی بابت باپ سے کچھ بھی نہ بولا +

یہہ حال دیکھ کے مہندرہ پھر کہنے لگا کہ اب تم اتنی دیری سے آج رات کہاں رہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تم سے بہت ناراض ہوں۔ کیا تم اپنے سسر کا ادب کرنے نہیں جانتے ہو کہ اُس سے ایسے غافل ہو رہے ہو۔ تم کہاں گئے تھے +

ہم مرتے وقت کسی کے قرضدار نہوں۔ اور وہ بڈھا عظر بمعہ اپنی بیوی کے دروازہ کیطرف متوجہ ہوا۔ تب بھیڑ میں سے کسی نے کہا کہ ہاں ہاں بڈھے تم پہلے اندر جاؤ اور بتاؤ کہ کیا حال ہی۔ اور دوسری یہہ آواز تھی کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ تم غریب خانے سے ابھی نہیں چھٹے۔ تیسری آواز یہہ تھی کہ ٹھیک یہہ دھوکا کھائیگا۔ غرض میں اسیطرح بھیڑ کے لوگ ٹھٹھے کرتے تھے۔ کہ وہ مفلس بڈھا آدمی بمعہ اپنی بی بی کے اندر گیا۔ اندرونی دفتر میں لارڈ صاحب اور اُنکے مختار کار کو حاضر پایا تب بڈھے نے اپنے قرض کی فہرست پیش کر کے کہا کہ ای خداوند یہہ میرے قرضہ کی فہرست ہی۔ میں غریب خانہ میں رہتا ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں ہی۔ لیکن کچھ مضایقہ نہیں کہ جب ہم اِس جہان سے رخصت ہوویں ہم کسی کے قرضدار نہوویں +

لارڈ صاحب نے بڈھے سے سوال کیا کہ میں کسواسطے تمہارا قرض ادا کروں۔ تب بڈھے نے جواب دیا کہ میں کچھ نہیں جانتا کہ کیوں مگر آپ نے اِسبات کا وعدہ کیا کہ میں کرونگا آپکے دستخط کو پہچانتا ہوں اور آپکے وعدہ پر یقین رکھتا ہوں۔ لارڈ صاحب نے کہا کہ یہہ بس ہی۔ تب مختار نے بعد ملاحظہ کے اُسکا حساب جمع کر کے یہہ ہنڈوی کے لارڈ صاحب کے پیش کیا تب لارڈ صاحب نے اُس پر دستخط کئے اور بڈھے کے سپرد کیا۔ بڈھا بہت شکریہ ادا کر کے دروازہ کیطرف روانہ ہوا اور کہا کہ میں جاکر اپنے پڑوسیوں کو اِس حال سے آگاہ کرونگا لیکن لارڈ صاحب نے اُسکو جانے ندیا اور کہا کہ انکو جاننے دو کہ وے میری بات اور وعدہ پر یقین رکھیں بڈھے اور اُسکی بی بی کو ایک کمرہ میں جگہہ دی اور لارڈ صاحب معہ مختار کے اُنکے ساتھ گفتگو کرتے تھے اور اُنکا سب حال دریافت کرتے تھے اور نہایت خوش تھے۔ تب لارڈ صاحب نے ایک چھوٹی سی کوٹھی اُنکو اپنی جاگیر میں سے عنایت کی اور اُسکی سند ہنڈوی کے ساتھ شامل کر دی +

باہر جب وقت گذرتا جاتا تھا اور لوگ اُس بڈھے مفلس کی راہ دیکھتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ اُسمیں کچھ نہیں۔ یہانتک کہ ۱۲ بجے کا وقت نزدیک آیا اور لوگ اُمید دروازے کی طرف تاکتے تھے۔ پر کوئی اندر نہ گیا۔ آخر کار ٹھن ٹھن ٹھن ٹھن بارہ بج گئے۔ تب دروازہ کُھل گیا۔ اور بڈھا معہ اپنی بی بی کے باہر نکلا۔ تب بھیڑ میں سے کسی نے پکارا کہ او بڈھے کچھ روپیہ پایا۔ تب بڈھے نے اپنی ہنڈوی جو کہ لارڈ صاحب سے عنایت ہوئی تھی دکھائی۔ تب سبھوں نے کہا یہہ تو جوکھی ہنڈوی بنک آف لنڈن کی ہی +

جب لارڈ صاحب اپنی گاڑی پر سوار ہوئے تب تو ہرایک نے پکار کر بڑی آواز سے یہہ کہا کہ لارڈ صاحب یہہ میرے قرضہ کی فہرست ہی یہہ میرا حساب ہی لیکن لارڈ صاحب نے اُنکو یہہ جواب دیا کہ عزیزو بارہ بج گئے +

اسیطرح جب ہماری زندگی کا آخری گھنٹہ بج جائیگا تب واویلہ کرنا بیفائدہ ہوگا اور زندگی کے مبارک اور نجات دہندہ کا یہہ جواب ہوگا جیسا کہ اُسنے فرمایا اُسدن بہتیرے مجھے کہیں گے ای خداوند ای خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہ کی اور تیرے نام سے دیوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہتسی کراماتیں ظاہر نہیں کیں اُسوقت میں اُنسے صاف کہونگا کہ میں تم سے کبھی واقف نہ تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ متی ۷ باب ۲۲ و ۲۳ آیت + عزیز الحق واعظ انجیل

اخبارات تار برقی

لنڈن ۱۲ جنوری ۱۸۷۸ء۔ اخبار ٹائمز اپنے ایک آرٹیکل میں لکھتا ہی کہ جرمنی اور روس کے درمیان مخالفانہ خیالات جاری ہیں اور جرمنی فرانس پر شبہ کرتی ہی۔ اخبار مذکور نے یہہ بھی لکھا ہی کہ افغانستان کے معاملات کی صفائی کر دینی چاہئے تاکہ انگلنڈ کو یورپ کے معاملات پر غور کرنے کی فرصت ملے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۲ جنوری ۱۸۷۸ء۔ گورنمنٹ روس نے ظاہر کیا ہی کہ پولینڈ میں افواج کی فراہمی روم کے معاملات کی دوستی کے واسطے ہی +

بمبئی ۱۲ جنوری ۱۸۷۸ء۔ کل ٹون ہال میں ایک بہت بڑی مجلس جمع ہوئی اور ڈاک کے جہاز کا بجائے شنبہ کے جمعہ کے دن روانہ ہونے کا معاملہ پیش ہوا۔ شنبہ کی روانگی پر اِس باعث سے اعتراض کیا جاتا ہی کہ کوٹھیوالوں اور اُن کے ملازموں کو شنبہ کے نصف دن کی تعطیل نہیں ہوتی اور برخلاف اِسکے جمعہ کی روانگی پر وہ نصف دن شنبہ کی تعطیل کر سکتے ہیں سب نے بیان کیا کہ جمعہ کی روانگی میں گورنمنٹ اور عام باشندگان کے فوائد ہیں +

کلکتہ ۱۳ جنوری ۱۸۷۸ء۔ ستارہ ہند کے تمغہ تقسیم ہونے کے واسطے کل بعد دوپہر گورنمنٹ ہوس میں چپ چاپ ایک دربار ہوا سر فریڈرک ہینیز صاحب۔ سر جارج پامری کالی صاحب اور سر آر جی سینڈمین صاحب کو نائٹ گرینڈ کمانڈر اور نائٹ کمانڈر کے الگ الگ تمغے عطا ہوئے +

کلکتہ ۱۴ جنوری ۱۸۷۸ء۔ مہاراجہ الور کل مجھ کو یہاں رونق افروز ہونگے اور حضور ویسرائے ہند کے دو ہفتہ تک مہمان رہینگے +

لنڈن ۱۴ جنوری ۱۸۷۸ء۔ ملکہ یوجنی ۲۶۔ مارچ کو جہاز موسومہ جرمنی میں سوار ہو کر کیپ کی طرف جاوینگی +

پشاور ۱۵ جنوری ۱۸۷۸ء۔ مہمند اب لڑائی کرنے والے



ہیں۔ اور بلاشبہ انکا یہہ منشا ہی کہ اپنی ملکہ یعنے یعقوب خان کی والدہ کو جو ہندوستان میں آنیوالی ہی چھوڑا کر لیجاویں۔ ایک دستہ فوج جسمیں شاہی توپخانہ ڈی ۴ کی دو توپیں اور کسی قدر گورہ و دیسی پیادگان اور ایک سکاڈرن رسالہ ہی کل مچنی کو روانہ ہوگیا۔ کل مہمندوں نے لنڈی کوتل پر حملہ کیا مگر نتیجہ معلوم نہیں ہوا۔ جمرود اور علی مسجد کو حملوں سے بچانے کے واسطے تقویت دیگئی ہی۔ اس امر کی ممانعت ہوگئی ہی کہ کوئی شخص جمرود اور ڈھاکہ کے درمیان قافلہ کے سوا آمد و رفت نہ کرے۔ ڈھاکہ اور جمرود کو استحکام دیا گیا ہی۔ ۱۳ تاریخکو جو دستہ فوج علی مسجد کو گیا تھا ابھی تک واپس نہیں آیا۔ داؤد شاہ قلعہ میں ہی اور اُسپر ۱۲ گورہ اور ۵۰ دیسی پیادوں کی ایکگارد مسلط کی گئی ہی۔ حصارس نمبر ۱۰ اور ایک دستہ رجمنٹ گورکھیان نمبر ۲ آج صبح کے وقت یہاں پہونچ گیا۔ اول رجمنٹ گورکھونکی کل یہاں آویگی۔ آج صبح سے مچنی کی طرف سے توپوں کی آواز آرہی ہی +

کلکتہ ۱۳۔ جنوری ۱۸۸۰ء۔ خیبر سے خبر آئی ہی کہ صدیق خان ساکن لال پورا اپنے ہمراہیوں اور دو جھنڈوں کے ساتھ لڑائی کے ارادہ سے گزیما کو روانہ ہوا ہی۔ اُسکا بھائی اکبر خان اُسکے روانہ ہونے کے بعد سرکاری کیمپ میں آیا اور گورنمنٹ کی منظوری سے لال پور کا خان مقرر ہوا۔ مہمندونکا ایک بڑا گروہ پالوسی اور ریکا میں جمع ہوا ہی۔ سُنا جاتا ہی کہ مہمندوں کے چار سو آدمی ڈھاکہ کے نیچے ۵ میل پر دریائے کابل عبور کر آئے ہیں۔ سُنا جاتا ہی کہ مغل خان ساکن گشتا مقام ننگرہار میں جو دریائے کابل کے بائیں کنارہ پر گارو یکاچ کے سامنے ہی چلا آیا ہی۔ عصمت اللہ خان کی بابت خبر ہی کہ وہ علاقہ لغمان میں تھے +

کلکتہ ۱۴ جنوری ۱۸۸۰ء۔ پالوسی کے مقام پر مہمند جمع ہو رہے ہیں ۹ تاریخ کو سرکردگان شیرزاد و خربوت خوجیانی جنرل آربتھناٹ صاحب کے دربار میں آئے تقریباً چار پانچ سو سردار اور ملک موجود تھے افواہ ہی کہ غزنی کے پاس جو مخالف جمع ہو رہے تھے وہ کابل میں آگئے ہیں مگر یہہ خبر ابھی تصدیق طلب ہی +

کلکتہ ۱۴۔ جنوری ۱۸۸۰ء۔ مہمندونکا ایک بڑا گروہ کم ڈھاکہ کے قریب دریائے کابل عبور کر آیا ہی یہہ افواہ گرم ہی کہ کوہستانیونکا ایک گروہ جمع ہو رہا ہی۔ لنڈی کوتل اور ڈھاکہ کو حملات سے بچانیکیواسطے تقویت دی گئی ہی علاقہ میدان کے چند ملک ۱۳ تاریخ کو جنرل رابرٹس صاحب کے پاس آئے اور بہت سے سرگردان لوگاری ابھی تک مخالفونسے الگ ہیں سردار یوسف خان اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کابل سے لوگار کی حکومت لینے کیواسطے جانیوالا ہی۔ کرنل ہیگراگر صاحب کو جو جلال آباد سے کابل کو روانہ ہوئے تھے حکم ہوا ہی کہ لنڈی کوتل میں جاکر جنرل ڈورن صاحب کی مدد کریں۔ جنرل رابرٹس صاحب خبر دیتے ہیں کہ شیرپور کو روز بروز تقویت دیجاتی ہی اور شیرپور سے تمام اطراف کو سڑکیں جاری کیجاتی ہیں سرجن کیتھ صاحب ۱۲ تاریخ کو ذات الریہ سے مر گئے۔ گذشتہ چند دنوں میں موسم اعتدال پر رہا ہی +

کلکتہ ۱۶۔ جنوری۔ جنرل رابرٹس صاحب نے عہدہ ملٹری گورنر کی موقوفی کا اشتہار دیا ہی۔ اور ولی محمد کی تقرری ضلع کابل بہ شہر کے حکمرانی پر سرکار انگریزی کی طرف سے شایع کی ہی۔ کوہستانیوں کے مقام چار اکار میں جمع ہونے کی خبر ملی ہی۔ اور معزول سپاہی غزنی کی طرف تنخواہ و خوراک کے وعدہ پر روانہ کئے گئے ہیں۔ سرکش مہمندوں پر جو ڈھاکہ کے قریب پانچ ہزار کے جمع ہوگئے تھے حملہ کیا گیا جنکو ہماری فوج نے بزیر حکم کرنل بواس رانگن صاحب پسپا کئے۔ ہماری طرف سے ایک جمعدار نیٹو انفنٹری کا مارا گیا اور ۲ سپاہی مجروح ہوئے۔ لنڈی کوتل کا کالم دیر میں پہونچا پھر بھی پسپا شدہ دشمن پر اُس کالم نے خوب فیر کئے +

قندھار سے ۱۵ جنوری کو خبر آئی ہی کہ قندھار اور قلات غلزئی اور قرب و جوار میں امن و امان ہی۔ سابقہ خبروں کی جو ایوب خان کی ہرات میں موجودگی کی بابت تھیں تصدیق ہوگئی ہی۔ اور یہہ بھی کہ کابل اور ہراتی افواج و باشندگان میں سخت عداوت ہی +

پشاور ۱۷۔ جنوری۔ ۱۵ تاریخ ماہ حال کو مقام مچنی پر جنگ ہوا جسمیں ہماری طرف سے صرف ۹ آدمی زخمی ہوئے۔ اور دشمنونکا نقصان کثیر ہوا۔ شاہی توپخانہ نمبر ۹ کی توپوں نے اُس معرکہ میں بڑا کام دیا۔ کل ایک خط جلال آباد سے آیا ہی جسمیں لکھا ہی کہ ۱۲ جنوری کو جلال آباد سے ۵ میل پر جنگ ہوا۔ حکام انگریزی کیطرف سے فوج کو حکم ہوا تھا کہ رات دن ہتھیار بند رہے اور حکم کے ہوتے ہی فوراً ایک ساعت میں تیار ہوجائے۔ سرحد کیطرف سے آج ڈاک نہیں آئی کیونکہ مہمندوں کا ایک بڑا گروہ گرداوری کر رہا تھا +

لنڈن ۱۷ جنوری۔ خبر ہی کہ مقام چکیلیر وسط ایشیا میں روسیوں نے ترکمانوں کے ہاتھ سے شکست کھائی۔ اور مقام مذکور روسیوں نے خالی کر دیا ہی اور اپنے جہازوں کی طرف چلے گئے ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ ۱۷۔ جنوری۔ رشیہ میں [illegible] کے اجرا کرنے کی بابت روسی کونسل میں بحث ہو رہی